روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L29

# الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 11 اکتوبر 2003ء 14 شعبان 1424 ہجری-11 اخاء 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 232

## تواضع کی علامت

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

اپنے خادم کے ساتھ کھانا تواضع اور انکساری کی علامت ہے۔

اور جو خادم کے ساتھ کھاتا ہے جنت اس کی مشتاق ہوتی ہے۔

(فردوس الاخبار جلد اول ص162 حدیث نمبر436 شیرویہ بن شھردار الدیلمی۔ دارالکتاب العربی طبع اول 1987ء)

# اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود کے مزاج میں وہ تواضع اور انکسار اور ہضم نفس ہے کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں زمین پر آپ بیٹھے ہوں اور لوگ فرش پر یا اونچے بیٹھے ہوں آپ کا قلب مبارک ان باتوں کو محسوس بھی نہیں کرتا۔ چار برس کا عرصہ گزرتا ہے کہ آپ کے گھر کے لوگ لدھیانہ گئے ہوئے تھے جون کا مہینہ تھا اور اندر مکان نیا نیا بنا تھا میں دوپہر کے وقت وہاں چارپائی بچھی ہوئی تھی اس پر لیٹ گیا حضرت ٹہل رہے تھے میں ایک دفعہ جاگا تو آپ فرش پر میری چارپائی کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔ میں ادب سے گھبرا کر اٹھ بیٹھا آپ نے بڑی محبت سے پوچھا آپ کیوں اٹھے ہیں میں نے عرض کیا کہ آپ نیچے لیٹے ہوئے ہیں۔ میں اوپر کیسے سوئے رہوں۔ مسکرا کر فرمایا میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا۔ لڑکے شور کرتے تھے انہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آوے۔ (سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 40)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی مزید فرماتے ہیں:۔

''ایک دفعہ ایک شخص جو دنیا کے فقیروں اور سجادہ نشینوں کا شیفتہ اور خوکردہ تھا ہماری ........ میں آیا۔ لوگوں کو آزادی سے آپ سے گفتگو کرتے دیکھ کر حیران ہو گیا۔ آپ سے کہا کہ آپ کی ........ میں ادب نہیں لوگ بے محابا بات چیت آپ سے کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میرا یہ مسلک نہیں کہ میں ایسا تندخو اور بھیانک بن کر بیٹھوں کہ لوگ مجھ سے ایسے ڈریں جیسے درندہ سے ڈرتے ہیں اور میں بت بننے سے سخت نفرت رکھتا ہوں میں تو بت پرستی کے رد کرنے کو آیا ہوں نہ یہ کہ میں خود بت بنوں اور لوگ میری پوجا کریں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا بھی ترجیح نہیں دیتا۔ میرے نزدیک متکبر سے زیادہ کوئی بت پرست اور خبیث نہیں۔ متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے۔

آپ اپنے خدام کو بڑے ادب اور احترام سے پکارتے ہیں اور حاضر و غائب ہر ایک کا نام ادب سے لیتے ہیں۔ میں نے بارہا سنا ہے اندر اپنی زوجہ محترمہ سے آپ گفتگو کر رہے ہیں اور اس اثناء میں کسی خادم کا نام زبان پر آ گیا ہے تو بڑے ادب سے لیا ہے جیسے سامنے لیا کرتے تھے۔ کبھی تو کر کے کسی کو خطاب نہیں کرتے۔ تحریروں میں جیسا کہ آپ کا عام رویہ ہے ''حضرت اخویم مولوی صاحب'' اور ''اخویم حبی فی اللہ مولوی صاحب'' اسی طرح تقریر میں بھی فرماتے ہیں ''حضرت مولوی صاحب یوں فرماتے تھے''۔ (سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 41-42)

## انسداد بیکاری کیلئے لیکچر کروائے جائیں

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

''بیکاری کے انسداد کیلئے اپنے اپنے حلقے میں ذی علم اصحاب سے لیکچر کروائے جائیں۔ مگر اس معاملہ میں محلوں کے پریذیڈنٹوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔ اگر محلوں کے پریذیڈنٹ مختلف مقررین سے اپنے اپنے محلّہ میں وقتاً فوقتاً ایسے لیکچر دلاتے رہا کریں کہ نکما بیٹھ کر کھانا نہایت غلط طریق ہے۔ کام کر کے کھانا چاہئے اور کسی کام کو اپنے لئے عار نہیں سمجھنا چاہئے تو امید ہے کہ لوگوں کی ذہنیت بہت کچھ تبدیل ہو جائے۔ میں نے دیکھا ہے قادیان میں ابھی ایک اچھا خاصا طبقہ ایسے لوگوں کا ہے جنہیں جب کوئی کام دیا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ اس کام کرنے میں ہماری ہتک ہے حالانکہ ہتک کام کرنے میں نہیں بلکہ نکما بیٹھ کر کھانے میں ہے۔''

(مرسلہ نظارت امور عامہ)

## طلبہ استعمال شدہ کتب بھجوائیں

ایسے احمدی طلباء و طالبات جو میڈیسن، انجینئرنگ کمپیوٹر سائنس، مینجمنٹ، Basic Science، فائن آرٹس وغیرہ میں بیچلرز اور ماسٹرز لیول کی تعلیم سے فارغ ہوئے ہیں وہ اپنی کتب و رسائل نظارت تعلیم کو ارسال کریں تاکہ ان کے ذریعہ ان طلبہ کی مدد کی جا سکے جو ان کو خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ نظارت تعلیم کا ایڈریس یہ ہے۔

(نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ 35460)

## ربوہ کی مضافاتی کالونیاں

ربوہ کے مضافات میں جو کالونیاں بنائی گئی ہیں۔ وہ زرعی اراضی پر ہیں۔ اور عام طور پر مشترکہ کھاتہ جات میں ہیں۔ اس لئے بعد از خرید پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے میں تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ جو احباب ان کالونیز میں پلاٹ خریدنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے مشورہ اور راہنمائی حاصل کر لیا کریں۔ تاکہ بعد میں ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رہیں۔ اگر مشورہ نہ کیا گیا اور خرید و فروخت کی گئی تو تنازعہ کا خدشہ ہے۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

# عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 273)

## مسیحانہ شفا کا معجزہ

حضرت ولی اللہ شاہ صاحب فرماتے ہیں:

''جن دنوں میں حضرت والدہ صاحبہ قادیان تشریف لایا کرتیں اور حضرت مسیح موعود کے گھر میں رہا کرتیں ہم بھی انہیں کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کے تمام بچے ہم آپس میں ایک ہی کنبہ کی طرح رہا کرتے تھے۔ موسم گرما میں ایک دن میں نے اپنی بڑی ہمشیرہ سے التماس کی کہ میرا دل چاہتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو ایسے وقت میں پنکھا کروں جب کہ وہاں کوئی اور نہ ہو۔ جب عورتیں ہوتی ہیں تو اس وقت مجھے شرم آتی ہے۔ اس لئے جس وقت کوئی نہ ہو آپ مجھے خبر دیں۔ ایک دن عصر کے وقت بڑی ہمشیرہ (زیب النساء) آئیں اور مجھے کہا کہ اماں جان اور باقی عورتیں ماتم میں چلی گئی ہیں یہ اچھا موقعہ ہے چلو پنکھا کرنا شروع کرو۔ چنانچہ میں گیا اور پیچھے سے جا کر آہستہ آہستہ پنکھا کرنا شروع کیا۔ حضور سر سے ننگے دری پر بیٹھے ہوئے کچھ لکھ رہے تھے۔ حضور کے سر کے بال نہایت ہی باریک اور پنکھا کرنے سے کچھ پریشان ہو گئے تھے۔ ان سیدھے باریک بالوں کو دیکھ کر مجھے ......... کی پیشگوئی یاد آئی اور میں نے چاہا کہ ان بالوں کو جو پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ چوموں بار بار یہ خواہش آتی تھی کہ بوسہ دوں اس خیال میں میں ان بالوں کو دیر تک دیکھتا رہا اور ساتھ ساتھ پنکھا بھی کرتا رہا۔ اتنے میں حضرت مسیح موعود نے میری طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور مسکرائے ہاتھ سے پکڑ کر مجھے کہا آپ بیٹھ جایئے **میں نے آپ کے لئے بہت دعا کی ہے**۔ ان دنوں میں میری ٹانگ بہت ہی ٹیڑھی تھی یہاں تک کہ پاؤں زمین سے 1/2 بالشت اوپر رہا کرتا تھا۔ اور ایک خاص قسم کی لکڑی کے ذریعہ سے جسے پنجابی میں پہوڑی کہتے ہیں۔ ران کے نیچے رکھ کر چلا کرتا تھا۔ **ایک انگریز ڈاکٹر سے تین دفعہ آپریشن ہو چکا ہے**۔ اور حضرت قبل ازیں حضرت اقدس مسیح موعود کو دعا کے لئے لکھا کرتے تھے۔ حضور نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کی ٹانگ کا کیا حال ہے میں نے کہا کہ تین دفعہ اپریشن کرا چکا ہوں۔ معمولی سا فرق ہے۔ حضور دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ شفا دے۔ فرمانے لگے **میں نے بہت دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دیگا**۔ اس کے بعد حضور نے بھائیوں کے حالات پوچھے۔ اور کچھ دیر کے بعد میں چلا آیا۔ دوسرے دن کا واقعہ ہے کہ ہم قادیان کی متصل ڈھاب جو سیلاب کے دنوں میں بھر جاتی ہے نہانے اور تیرنے کے لئے گئے ڈاکٹر فضل الدین صاحب سکنہ کھاریاں جو میرے جماعتی تھے اور اب افریقہ میں وٹرنری اسسٹنٹ ہیں وہ بھی تالاب میں میرے ساتھ نہاتے تھے۔ انہوں نے میری اس پہوڑی کو زور سے پانی پر مارا کہ وہ دو ٹکڑے ہو گئی مجھے بڑا غصہ آیا۔ اور میں نے ان کو سخت سست کہنا شروع کیا اور ان دنوں قادیان میں بانس میسر آ سکتا تھا نہ چھڑی۔ غالباً 1904ء کا واقعہ ہے آخر میں دیواروں کو پکڑتے ہوئے زمین پر پاؤں کو ٹیکتے ہوئے بورڈنگ گیا۔ بڑی کوشش کی کہ کوئی چھڑی مل جائے۔ آخر تلاش کرتے ہوئے ایک سرکنڈا مہیا کیا۔ اور اس کے ذریعہ سے پاؤں پر دباؤ ڈالتے ہوئے سکول پہنچا بعض یکہ والوں کو بھی کہا۔ مگر چھڑی مہیا ہوتے ہوتے تقریباً دو تین ہفتے لگ گئے۔ ان دنوں میں الہ دین فلاسفر صاحب میری ٹانگ پر مالش کیا کرتے تھے۔ ادھر ان کی مالش سے اور چلنے کی مشق سے کیا دیکھتا ہوں کہ زمین پر پاؤں لگ گیا ہے۔ اور ابھی ایک مہینہ بھی گزرنے نہیں پایا تھا کہ میں نے ایک دن نمایاں فرق پایا۔ جو اب بالکل معدوم ہے۔ اور میلوں کا سفر پیدل کرتا ہوں گویا کہ ٹانگ میں کبھی تکلیف تھی ہی نہیں۔ یہ مسیحانہ شفا کا ایک معجزہ ہے'' (الفضل 28 جولائی 1938ء)

یہ لب کھلیں تو تڑپ جائیں سینکڑوں نغمے
یہ آنکھ اٹھے تو برس جائے کیف میخانہ

## عرفان الٰہی کے لئے دومنٹ؟

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا ایک فکر انگیز نوٹ:۔

''اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں بزرگ اگر ولی اللہ ہے تو ہمیں بھی ایک نظر میں ولی بنادے اور یہ کہتے ہوئے کبھی خیال نہیں کرتے کہ ہم دنیا کے معمولی کاموں کے لئے جب اس قدر سر توڑ کوششیں کرتے ہیں اور باوجود ناکامیوں کے پھر بھی ہمت نہیں ہارتے تو کیا خدا کی راہ ہی ایسی آسان ہو گئی ہے کہ اس میں کوئی مجاہدہ نہ کرے.........

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود سے کسی ڈاکٹر نے کہا مرزا صاحب ہمیں آج ولی بنادو فرمایا بہت اچھا آپ ہمیں آج ہی ڈاکٹر بنادو۔ اس نے کہا مرزا صاحب پہلے چھ سات سال انگریزی پڑھو پھر چار سال ڈاکٹری کی کتابیں پڑھو گے۔ پریکٹس سیکھو گے جب جا کر واقفیت ہوگی۔ **فرمایا سر سے لے کر پاؤں تک اتنے سے محدود وجود کے علم کے لئے تو دس گیارہ سال چاہئیں اور پھر بھی واقفیت ناقص۔ اور اس لامحدود ذات کے عرفان کے لئے ایک دومنٹ کافی ہوں کچھ تو غور کرو''**

(اخبار ''بدر'' قادیان 2 ستمبر 1910ء صفحہ 7)

## خدا کے ایک بندہ کو آپ کی تلاش ہے!

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

☆ کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں؟ اتنی کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کر سکیں!

☆ کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں؟ اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں۔ آپ کے سامنے آپ کا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنائے تو آپ اس پر اظہار نفرت کیے بغیر نہ رہ سکیں۔

☆ کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں؟ گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں۔ بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں۔ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کر سکتے ہیں۔ سارا سارا دن پھر سکتے ہیں اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں۔

☆ کیا آپ اعتکاف کر سکتے ہیں؟ جس کے معنی ہوتے ہیں (الف) ایک جگہ دنوں بیٹھ رہنا۔ (ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا۔ (ج) گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے بات نہ کرنا۔

☆ کیا آپ سفر کر سکتے ہیں؟ اکیلے اپنا بوجھ اٹھا کر بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو؟ دشمنوں اور مخالفوں میں، ناواقفوں اور ناآشناؤں میں! دنوں، ہفتوں، مہینوں۔

☆ کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتے ہیں وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتے۔ وہ پہاڑوں کے کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں کیا آپ اس قربانی کے لئے تیار ہو سکتے ہیں؟

☆ کیا آپ میں ہمت ہے کہ سب دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں؟ آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں اور آپ سنجیدگی قائم رکھیں۔ لوگ آپ کے پیچھے دوڑیں اور کہیں ٹھہر جا ہم تجھے ماریں گے اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے اور آپ اس کی طرف سر جھکا کر کہیں لو مار لو آپ کسی کی نہ مانیں کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں مگر آپ سب سے منوالیں کیونکہ آپ سچے ہیں۔

☆ آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ناکام کر دیا۔ بلکہ ہر ناکامی کو اپنا قصور سمجھتے ہوں۔ آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے اور جو کامیاب نہیں ہوتا اس نے محنت ہرگز نہیں کی۔

**اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا (مربی) اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ مگر آپ ہیں کہاں؟ خدا کے ایک بندہ کو آپ کی تلاش ہے۔ اے احمدی نوجوان ڈھونڈ اس شخص کو اپنے صوبہ میں، اپنے شہر میں، اپنے محلہ میں، اپنے گھر میں، اپنے دل میں!!!**

(مرسلہ نظارت صنعت و تجارت)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

## خدا تعالیٰ کے ہاں عظیم مقام کے حامل، محبت الٰہی اور خدمت خلق میں مخمور شفیق وجود

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی درخشاں سیرت کے بعض نمایاں پہلو

## مہمان نوازی، خادموں سے حسن سلوک، بچوں کی تربیت، شاعری اور ذاتی پسندیدہ اشیاء

محترمہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

### منظوم کلام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے منظوم کلام پر تبصرہ اور اسکا تجزیہ کرنا تو اس میدان کے ماہر کیلئے بھی مشکل کام ہوگا۔ میں تو اس میدان میں قدم رکھنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ اس وقت مقصد آپکے کلام پر کوئی تبصرہ کرنا یا اسکا تجزیہ پیش کرنا نہیں ہے۔ بلکہ اپنے خطوط میں جہاں کہیں آپ نے خود اپنی کسی غزل یا نظم کے بارہ میں کوئی تبصرہ یا پس منظر تحریر فرمایا ہے وہ پیش کرنا مقصود ہے۔ حضور کے ربوہ سے ہجرت کے بعد میں نے ایک خواب دیکھا جس میں حضور کی پاکستان واپسی میرے واپس آنے کے قریباً ایک ماہ بعد ہوئی تھی۔ میں نے یہ خواب حضور کو سنایا اور آپ اس خواب کو بہت یاد رکھتے تھے۔ اس مہینے والی خواب کا ذکر آپ نے اپنے کئی خطوں میں بھی فرمایا۔

1989ء میں تحریر فرمایا:

''دو تین سال ہو گئے آپکی مہینے والی خواب پوری ہونے میں ہی نہیں آرہی۔ اتنے سالوں کا مہینہ تو میں نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ کوئی لحوں کی خواب دیکھیں تو شاید مہینوں میں پوری ہو۔ ویسے جو ہونا ہے انشاء اللہ دفعتاً (بغتۃً) ہی ہونا ہے۔ دیکھیں'' پھر تحریر فرمایا:

''سالوں گذر گئے آپکا مہینہ تو پورا ہونے میں نہیں آتا۔ شب و روز ماہ و سال اسی طرح مسافرت میں کٹ رہے ہیں۔ اب کچھ کچھ خوابوں نے امید کے در کھولے ہیں'' (مکتوب 2.11.1989)

حضور نے جب یہ نظم ارشاد فرمائی:

ہم آن ملیں گے متوالو
بس دیر ہے کل یا پرسوں کی

اور اسپر کچھ عرصہ گذر گیا تو میں نے لکھا کہ آپ کی کل، پرسوں تو کچھ زیادہ ہی لمبی ہوگئی ہے۔ اسکے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا:

''آپ نے اپنے مہینے اور میرے دن کی بات تو چھیڑی لیکن یہ بھول گئیں کہ آپ کا مہینہ تو تیس دن کا تھا اور میرا دن تین سو ساٹھ دن کا میرا پرسوں تو 1991ء کے آخر تک چلے گا۔ آپ کے تیس دن کے مہینے تو کئی آکر گذر گئے اور خدا جانے کتنے اور ابھی آنے ہیں''۔

(مکتوب 9.12.1989)

عجیب بات ہے کہ 1991ء کے آخر میں حضور قادیان تشریف لے آئے اور یوں پاک و ہند کے ہزاروں احمدیوں کی کسی حد تک پیاس بجھی۔ حضور کی وفات پر جب لندن گئی تو وہاں سے بار بار پول آتے جاتے ہوئے، سارے راستے میں جا بجا سرسوں کی زرد پھولی فصلوں کو دیکھتے ہوئے بار بار آپکا یہ مصرعہ ذہن میں آرہا تھا۔ پھولیں گی فصلیں سرسوں کی! میں نے سوچا اس موسم اور اس بہار کا انتظار تو ہمیں تھا۔ اور آپ کسی اور جہان کے باسیوں کو ملنے کیلئے روانہ ہوگئے۔ حضور نے اپنی نہایت اعلیٰ غزل ''غزل آپ کیلئے'' کا پس منظر یوں تحریر فرمایا: ''پچھلے دنوں ایک عجیب رویا دیکھی کہ [illegible]ت ماموں محمود اللہ شاہ صاحب کی چھوٹی بیٹی مریم جس سے شاذ ہی کبھی عید بقر عید پر ملاقات ہوتی ہے مجھے کہہ رہی ہے کہ اتنے لوگ آپ کو مخاطب ہو کر کچھ نہ کچھ لکھتے ہیں۔ اگر اجازت ہو تو میں بھی نہ کہوں ایک ''غزل آپ کیلئے''۔ اجازت والا فقرہ ایک موزوں مصرعہ کی صورت میں تھا جس کے آخر پر آتا تھا'' غزل آپ کیلئے'' چنانچہ دوسرے دن صبح سیر پر اسی خواب والے مصرعہ پر چند شعر کہنے پر طبیعت مائل ہوئی اور ایک دو پہروں میں غزل مکمل ہوگئی۔ امسال ربوہ کے سالانہ جلسوں میں سنائی جائے گی۔''

(مکتوب 9.12.1989)

اس غزل پر میرے 15.2.90 کے لکھے ہوئے خط کے جواب میں خط چین سے تحریر فرمایا (16.3.90):۔

''غزل آپکے لئے پر آپکا تبصرہ بہت دلچسپ ہے۔ جب تک آپکا تبصرہ نہیں ملا سکھیوں والا شعر بھی مجھے پسند تھا۔ کیونکہ اس میں ایک ایسی لہک اور ترنگ ہے جو دوسرے شعروں سے اسے ممتاز کرتی ہے۔ آپکی خاص پسند کا شعر بھی دلپسند ہے۔ اور ''ظاہر ہوا تھا حسن ازل آپ ہی کیلئے'' والا بھی کیونکہ یہ سب شعروں سے زیادہ سچا ہے۔ اظہار جذبات کی بیساختگی اور شدت کے اعتبار سے دیکھا جائے تو ''آکر تو دیکھئے'' کے علاوہ ''گذرانہ چین سے کوئی پل آپکے لئے'' میرے دل کی ترجمانی کرتے ہیں۔ اور ''غم بھی لگا ہے جان گسل آپ کیلئے'' بھی کوئی برا نہیں۔ ویسے اپنے ہی شعروں میں سے انتخاب کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ میں نے کئی دفعہ ماؤں سے پوچھا ہے کہ کونسا بچہ زیادہ پیارا ہے تو کبھی ٹھیک سے جواب نہیں دے سکتیں۔ ہاں کاجل والی بات جو آپ نے لکھی ہے وہ اتفاقی نہیں بلکہ عمداً میں نے کاا ور جل کو اس طرح باندھا تھا کہ کاجل کا مفہوم بھی ذہن میں ابھر آئے۔ جو روشنائی سے مطابقت رکھتا ہے۔ اچھا اب اجازت دیں۔ بہت سے کام ابھی کرنے ہیں اور جمعہ کے بعد سفر بھی درپیش ہے۔ خدا حافظ!

چین میں دل لگتا بھی بہت ہے اور اداس بھی بہت ہوتا ہے۔ شاید اسی لئے لگتا ہے۔ ایک ہلکی ہلکی سلگتی ہوئی دل گداز اداسی ایک الگ مزہ رکھتی ہے۔''

(مکتوب 16.3.90)

1990 کی حضور کی ایک نظم ''دشت طلب میں'' ایک شعر تھا:۔

چاندنے پی ہوئی تھی رات۔ ڈول رہی تھی کائنات
نور کی مے اتر رہی تھی۔ عرش سے جیسے طل پڑے

اس کے ذکر پر تحریر فرمایا:۔

''خطوں میں چین والی فضاء تو چین ہی میں پیدا ہو سکتی ہے۔ اس وقت تو (۔) فضل لندن کی فضاء سے خط لکھ رہا ہوں جہاں 22ویں روزے نے چھاؤنی تانی ہوئی ہے۔ اور اپنے ہاتھ سے لکھے والے جوابات کی تعداد کا اندازہ ان خطوں کے ڈھیر کو دیکھ کر ہوتا ہے۔ جو میرے سامنے میز پر پڑے میری نظر کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ ایسے میں خود ہی بتائیں کہ میں کیسے آپکے دلچسپ خط کا حق ادا کر سکتا ہوں۔ آپکی رویا بہت اچھی ہوگی مگر پہلے بھی تو آپ نے ایک بہت اچھی رویا دیکھی تھی پہلے وہ تو پوری کرلیں۔ پھر اگلی رویا کی باتیں کریں گے۔ معلوم ہوتا ہے آج کل نوکروں کا مسئلہ نہیں ہے جو آپ نے پھر غزل کی باتیں چھیڑ دی ہیں۔ یہ آپکو کس نے کہا کہ مجھے مذکورہ شعر میں سے صرف لفظ طل پسند ہے۔ جبکہ آپ کو سارا شعر ہی پسند ہے۔ یہ شعر تو میں نے مدتوں سوچا مگر ایک مدہوش سی کیفیت تھی جو کسی صورت شعر میں ڈھلتی ہی نہ تھی۔ کہ اچانک یہ شعر طل کی طرح دل پر نازل ہوا۔ اور ساری فضا اس کی چاندنی سے نکھر گئی۔ ایک موہوم سی کیفیت تھی جو اچانک نکھر کر لفظوں میں ڈھل گئی۔''

(مکتوب 22رمضان المبارک 1990)

جن دنوں ''غزل آپ کیلئے'' لکھی ان ہی دنوں حضور نے ایک اور غزل بھی ارشاد فرمائی۔ ''غزل آپ کیلئے'' والے خط میں ہی تحریر فرمایا:

''اسی طرح ایک اور غزل بھی ایک خواب کے اثر سے لکھی ہے۔ جس روز استاذی المکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب کا وصال ہوا اس سے پہلی رات رؤیا میں دیکھا کہ اقبال کی ایک بھولی بسری غزل کے دو شعر کوشش سے یاد کر کے پڑھ رہا ہوں جو یہ تھے:۔

تھا جنہیں ذوق تماشا وہ تو رخصت ہو گئے
لے کے اب تو وعدہ دیدار عام آیا تو کیا
آخر شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ
صبح دم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا

آنکھ کھلنے پر یہ تعبیر سمجھ آئی کہ پاکستان میں سلسلہ کے کوئی ایسے بزرگ فوت ہونے والے ہیں جن کا اللہ کے ہاں کوئی مرتبہ ہے۔ ساتھ ہی اس دردناک خبر کے ساتھ واپسی کی خوشخبری بھی معلوم ہوئی۔ جب دوسرے ہی روز ملک صاحب کی وفات کی خبر ملی تو میں نے نیک تفاؤل کے طور پر یہی دل کو تسلی دی کہ انکے وصال کے صدمہ سے انذار کا پہلو تو پورا ہو چکا ہے۔ اب صرف مبشر حصہ باقی ہے۔ دیکھیں اللہ کی تقدیر کیا دکھاتی ہے۔ بہر حال ان دنوں میں شکوے لئے ہوئے جانے والوں کی طرف سے جذبات کے اظہار پر مشتمل ایک نظم دل سے پھوٹی ہے۔ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ سب عزیزوں کو محبت بھرا سلام۔ آجکل ہمارا گھرانہ کافی سکڑا ہوا ہے۔ بس فائزہ کے بچوں کی رونق باقی رہ گئی ورنہ گھر میں صرف میری آچھی اور مونا طوبیٰ کی بے رونقی رہ جاتی۔

(نوٹ) مکی کے دانے ان کھلے اچھے تھے۔ بھنے بھی مناسب تھے۔ ہم آج کل انکے مزے لے رہے ہیں۔ (مکتوب 9.12.1989)

اسی غزل کے بارے میں پھر تحریر فرمایا:

"مرحوم بزرگوں اور رفقاء کی طرف سے خواب کے مضمون کے مطابق شکوے والی غزل آدھی کہیں پڑی ہے۔ رمضان کے بعد جب بعینہٖ وہی کیفیت دوبارہ پیدا ہوگی تو بقیہ غزل بھی دل سے کود کر باہر آجائے گی پھر اکٹھی شائع کرواؤنگا۔ تب تک صرف فائزہ ہی کو ہمراز رہنے دیں۔ جلسہ کے مہمانوں کیلئے اور دو غزلیں ہو چکی ہیں لیکن وہ تو ان کی امانت ہیں۔ غزلوں کے تعلق میں اہل ربوہ کے تأثرات کا جو نقشہ آپ نے کھینچا ہے بہت ہی روشن منظر کشی کی ہے مگر منظر ہی ایسا ہے جو آنکھوں کو ڈبڈبا کر خود ہی مدہم پڑ جاتا ہے۔ بعض مناظر نظارہ سوز ہوتے ہیں اور بعض نظاروں کو ڈبونے والے۔

(مکتوب 22 رمضان المبارک 1990)

حضور نے جب 1983 میں پاکستان میں یہ نظم کہی "دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو" تو مجھے اس کا یہ شعر بہت زیادہ پسند آیا۔

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا
پھیلتی جائے گی شش جہت میں صدا
تیری آواز اے دشمن بد نوا
دو قدم دور دو تین پل جائے گی

طوبیٰ آئی اور اپنی پسند کے شعر کا اظہار کیا۔ (ان دنوں ہر کسی کی زبان پر یہ نظم تھی) میں نے اُس سے کہا اچھا ابا سے پوچھنا کہ انھیں کونسا شعر اس میں سب سے زیادہ پسند ہے۔ سو اس نے پوچھا اور مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ حضور کو بھی وہی شعر جو مجھے پسند تھا سب سے زیادہ پسند تھا۔

حضور کا کلام ایک حساس دل کے محسوسات تھے جنھیں آپ نے خوب صورت ترین الفاظ کے روپ میں پیش فرمایا۔ حضور دوسروں کے احساسات کو محسوس کرنے میں بھی کمال رکھتے تھے۔ ان دنوں بعض اوقات میں بھی اپنے جذبات کا بیساختہ اظہار، ٹوٹے پھوٹے بے وزن اشعار میں کیا کرتی تھی۔ اپنی ایسی ہی ایک نظم حضور کی خدمت میں بھجوائی جو جواب آپ نے تحریر فرمایا وہ آپکے احساس کی گہرائی کی خوب عکاسی کرتا ہے۔

آپ نے تحریر فرمایا:

"آپ کا خط کئی رنگوں کا گلدستہ لئے ہوئے آیا کہیں مسکراتا ہوا کہیں درد چھپاتا ہوا۔ کہیں بیساختہ ہنستا ہوا اور کہیں درد سے بے قابو ہوتا ہوا۔ خط تو قابو ہی میں رہتا مگر جو نظم گنگناتا ہوا آیا اس نظم نے اسے بے قابو کر رکھا تھا۔ شعریت اور سوز و گداز کے اعتبار سے اور بیساختگی اور خلوصِ مضمون کے لحاظ سے بہت اعلیٰ پائے کی نظم ہے جو درد کی امانت کا حق ادا کرنا جانتی ہے۔ لیکن چونکہ آپ کو ابھی اوزان کا محاورہ نہیں اسلئے بعض مصرعے غیر متوازن ہوگئے یعنی اپنی ظاہری صورت میں۔ جب میں نے انکی کتر بیونت کی تا کہ قد و قامت میں اور وزن میں برابر کر سکوں اور زیر و بم کی صوتی پیمانوں میں اتار کر ایک دوسرے سے ہم آہنگ کر سکوں تو یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوا کہ ظاہر تو درست ہو گیا مگر کچھ باطن کی قربانی دے کر اور شعروں میں پہلی سی بے ساختگی اور شعریت باقی نہ رہی۔ وقت کی کمی کے باعث مزید محنت نہ کر سکا اور کرتا بھی تو جب تک ان ناقابل بیان کیفیات میں سے خود نہ گزرتا جن سے گزرتے ہوئے آپ نے یہ شعر کہے تھے معنا شعروں کو انکے اصل حال پر بحال نہ کر سکتا۔ پس اگر وزن درست رکھنا ہو تو "اصلاح شدہ" شعر پڑھ لیا کریں اگر اپنی واردات قلب سے وفا کرنی ہو تو قبل از اصلاح شعر پڑھ لیا کریں لیکن یہ مؤخر الذکر کام ہوگا۔ بہت صبر آزما۔"

(مکتوب مارچ 1986)

## علم تعبیر

علم تعبیر بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص طور پر عطا فرمایا تھا۔ کئی سال تک حضور کے پاس موصول ہونے والی خوابوں کو جمع کرنے کا کام خاکسار، اپنی معاونات کے ساتھ کرتی رہی۔ بسا اوقات حضور خواب پر اسکی تعبیر تحریر فرما دیتے۔ آپکی کی ہوئی تعبیریں پڑھ کر بہت ہی لطف آتا۔ اور وہ یوں خواب پر جچتی ہوئی محسوس ہوتیں کہ اُسکے علاوہ پھر کوئی اور بات دل کو لگتی ہی نہ تھی اور خواب ایک کھلے پیغام کی شکل میں نظر آنی شروع ہو جاتی ان خوابوں اور ان پر درج شدہ تعبیروں کو اگر علیحدہ شائع کیا جائے تو وہ علم تعبیر میں ایک نمایاں اضافہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔ بعض دفعہ حضور مجھے بھی اپنے خطوط میں تعبیر بیان فرما دیتے۔ ایک بظاہر مُنذر خواب کے جواب میں تحریر فرمایا:۔

"آپکا ایک خط تو باغ و بہار تھا جس میں مونا طوبیٰ کو واپسی پر ساتھ لے جانے کا ذکر تھا۔ مگر ایک خط بعد میں ایسا آیا جس نے سب گل بوٹوں پر اوس ڈال دی۔ اچھی بھلی خواب کو مُنذر بنا دیا اور پھر ڈر کر بھاگ کھڑی ہوئیں۔ خواب کا مطلب تو یہ ہے کہ انشاء اللہ ایک ظالم دشمن دوسرے ظالم دشمن کو ہلاک کر دے گا اور بعد میں وہ اگر چہ ہمیں بھی نقصان پہنچانا چاہے گا مگر پہنچا نہیں سکے گا۔ کیونکہ جماعت اللہ کی نصرت پر تکیہ کئے ہوئے ہے اور مقام شر سے گریز پا ہے۔ ڈرانے والی خوابیں اگر انجام کو پہنچے بغیر ختم ہو جائیں تو تعبیر مبشر ہوتی ہے۔"

(مکتوب 20.5.91)

## مہمان نوازی

مہمان نوازی آپکے کردار کا ایک نہایت ہی نمایاں وصف تھا۔ قلم خشک ہو جائیں مگر یہ داستانیں ختم نہ ہوں۔ جتنا آپ اپنی ذات کیلئے کم سے کم اہتمام کروانے والے تھے۔ اتنا ہی آپ مہمان کیلئے کمال اہتمام کرنے والے تھے بے انتہا خاطر مدارات کرنے والی طبیعت تھی۔ لیکن بے تکلفی کے ساتھ۔ کھانے کی میز پر اس حد تک دوسروں کی مدارات میں مشغول ہوتے کہ لگتا تھا کہ سارا وقت آپ کو یہی گھبراہٹ ہے کہ مہمان کی کس طرح زیادہ سے زیادہ مدارات ہوں۔ کبھی اپنے ہاتھ سے کھانے پیش کرتے، کبھی مزید لینے کی طرف توجہ دلاتے۔ کبھی سب کو پھل کاٹ کاٹ کر پیش کرتے۔ اور ایسا کبھی ایک دو مرتبہ نہ ہوتا بلکہ ہمیشہ ہوتا اور سب مہمانوں کے ساتھ ہوتا۔ آپ کئی مرتبہ خود بھی کھانوں کے تجربات کرتے اور مہمانوں کی ان سے تواضع کرتے ایک مرتبہ تحریر فرمایا: "یہاں آجکل بھائی مظفر، بھائی منصور، منصور خان، احمد، مسرور وغیرہ کی وجہ سے خوب رونق ہے۔ آجکل ان کو نئی نئی قسم کی آئس کریمیں بنا بنا کر کھلا رہا ہوں اور اس کھیل کھیل میں خود بھی اتنی کھانے لگ گیا ہوں کہ وزن بڑھنا شروع ہو گیا ہے۔ مہمان نوازی کے تقاضوں سے میزبان کا موٹا ہونا شروع ہو جانا پہلی بار مشاہدہ میں آیا ہے۔

(مکتوب 9.8.88)

چند سال قبل میں حضور کے گھر مہمان تھی۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ آپکے کمرہ میں کچھ کھانے پینے کا سامان رکھا ہوا ہے یا نہیں۔ میں نے کہنا چاہا کہ اس کی ضرورت نہیں لیکن کہہ نہ سکی۔ تھوڑی دیر بعد سلیم صاحب نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور ایک تھیلا حضور کی طرف سے دیا کمرے میں رکھنے کے لئے جس میں چاکلیٹس وغیرہ بھرے ہوئے تھے اور کہا کہ آئس کریمیں میں نے فریج میں رکھدی ہیں۔ مجھے شرمندگی تو ہوئی لیکن خوشی بھی بہت ہوئی۔

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ایک مرتبہ جب لندن گئے تو پاکستان واپسی سے قبل دوپہر کو آخری کھانے پر حضور نے خود اپنی خاص ترکیب سے مرغ روسٹ کروایا ہوا تھا اور اپنی نگرانی میں پکوایا جو کہ بہت لذیذ تھا۔ اسی ٹرپ میں ایک کھانے پر (اب اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ وہی آخری کھانا تھا یا کوئی اور) حضور نے ایک بہت مختلف اور مزیدار حلوہ ہم سب مہمانوں کو پیش فرمایا حلوہ واقعی مزیدار تھا اور ہم سب اپنی پسند کا اظہار کر رہے تھے اتنے میں میاں منصور بولے "اتنا مزے کا ہے کہ بغیر بھوک کے بھی اچھا لگ رہا ہے۔"

حضور آپکی اس تعریف پر بیساختہ بہت محظوظ ہوئے اور فرمایا "اصل تعریف تو یہ ہے"

## خادموں سے حسن سلوک

اپنے خادموں سے تو کئی لوگ حسن سلوک کر لیتے ہوں گے لیکن حضور دوسروں کے خادموں کا بھی خود ان سے بڑھ کر خیال رکھتے۔ میری ایک خادمہ تنویر تھی حضور اس کا نہ صرف اس وقت تک بیحد خیال رکھتے رہے جب تک کہ وہ میرے پاس تھی بلکہ بعد میں بھی غیر معمولی طور پر اس کا خیال رکھتے رہے۔ اس کی شادی ہوئی تو خاص طور پر تحفہ بھجوایا۔ بعد میں بھی تحائف بھجوانے کا سلسلہ جاری رکھا اس کو اور اسکے میاں کو باہر سیر کی بھی دعوت دی۔ ایک مرتبہ حضور نے اسے گھڑی بھجوائی۔ ایک اور خادمہ جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے وقت میں خدمت کرتی رہی اس نے فوراً حضور کو خط لکھا کہ مجھے سخت جلن ہوئی ہے۔ آپنے مجھے کیوں نہیں گھڑی بھجوائی حضور نے ازراہ شفقت اسے بھی گھڑی بھجوا دی۔

حضرت سیدہ مہر آپا کے پاس ایک خادمہ تھی جس نے آخری سالوں میں انکی بہت خدمت کی۔ انکی وفات کے بعد اسے مہر آپا کے کوارٹر سے جانا پڑا میری خادمہ اور ایک اور پرانی خادمہ نے مل کر حضور کی خدمت میں ازخود خط لکھا اور مہر آپا کی خادمہ کو گھر بنوا کر دینے کی فرمائش کی۔ حضور نے انہیں تسلی کا جواب لکھا اور اس خادمہ کو پھر اپنا گھر بنوا کر دیا۔ ان دونوں خادماؤں نے یہ خط مجھے بتائے بغیر لکھا تھا اور بھجوایا بھی میرے ہاتھ ہی تھا۔ مگر مجھے کچھ علم نہ تھا کہ اس میں انہوں نے کیا لکھا ہے۔

بعد میں وہ خوشی سے قہقہے مار مار کر مجھے بتا رہی تھیں کہ ہم نے یوں لکھا تھا اور حضور کی طرف سے یہ جواب آیا۔ میں نے انکے خط کا مضمون سنا تو شرمندہ ہوئی کیونکہ مجھے اس میں بے ادبی بھی محسوس ہوئی لیکن کمال ہے حضور کے وسعت حوصلہ کی اور فیاضی کی۔ آپنے انھیں کچھ نہ کہا اور انکی درخواست بھی پوری کر دی۔

## بچوں کی تربیت کا خیال

حضور اپنی بچیوں کی تربیت پر بہت باریک نظر رکھتے اور ان کا بہت خیال رکھتے۔ تربیت کے مختلف انداز اور پہلوؤں کا ذکر بعض اوقات آپکی مجلسی گفتگو میں بھی ملتا۔

ایک مرتبہ جب حضور ابھی ربوہ میں تھے، آپ کے دور خلافت کی پہلی مجلس شوریٰ تھی۔ آپ نے کھانے کی میز پر مجھ سے فرمایا آپ مونا طوبیٰ کو بھی ساتھ لے جاتیں میں نے عرض کیا وہاں بچوں کو تو جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ فرمایا خلیفہ وقت کو چونکہ خود اپنے بچوں پر توجہ دینے کا وقت نہیں ملتا اسلئے انکے لئے استثناء ہے۔

لندن ہجرت کے بعد آپکی خواہش تھی کہ مونا طوبیٰ کو کچھ عرصے کیلئے میرے پاس ربوہ بغرض دینی تربیت بھجوا دیں چنانچہ آپنے اس کا مجھ سے زبانی ذکر بھی فرمایا اور خط میں بھی تحریر فرمایا:۔

"مونا طوبیٰ آپ سے بہت تعلق رکھتی ہیں۔ کبھی تو دل چاہتا ہے کہ ایک دو مہینے کیلئے آپ کے ساتھ رہنے کیلئے دینی علمی تربیت کی خاطر بھجوا دوں پھر سوچتا ہوں کہ وہیں کیوں نہ ہم سب چلے جائیں"

(مکتوب 24.4.91)

لڑکوں کیلئے ٹوپی کا استعمال خصوصاً بیت الذکر میں جاتے ہوئے ضروری سمجھتے۔ میں نے کبھی آپ کو بچوں کی کسی کوتاہی پر ڈانٹتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن اس معاملے میں اپنے ایک نواسے کو جب حضور نے بیت الذکر میں ٹوپی کے بغیر دیکھا تو اسکے والدین کے ساتھ اتنی ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ میں نے کبھی آپکو ایسا ناراض نہیں دیکھا۔ آپ نے ان سے یہ بھی فرمایا کہ حضرت مصلح موعود اگر اپنے بیٹوں کو بیت الذکر میں بغیر ٹوپی کے دیکھ لیتے تو انکی ٹنڈیں کروا دیا کرتے تھے۔ فرمایا اگر اب میں نے دیکھا تو ٹنڈ کروا دوں گا۔ رات کے کھانے پر فرمایا کہ میں نے سوچا کہ مصلح موعود کے تو وہ

بیٹے تھے۔ انکا حق تھا کہ وہ انکی ٹنڈیں کروادیتے میرا تو یہ نواسا ہے۔ میرا یہ حق نہیں ہے۔

حضور اپنی ذات کیلئے بھی ٹوپی کا بہت اہتمام رکھتے اور گھر کی مجالس میں بھی شاید ہی کبھی بغیر پگڑی یا ٹوپی کے بیٹھے ہوں۔

## سالگرہ منانے کی ناپسندیدگی

حضور سالگرہ کی رسم کو منانا بہت ناپسند فرماتے تھے۔ اس موضوع پر سوال وجواب کی مجالس میں اکثر حضور نے واضح ہدایات جماعت کو دیں۔

1983ء کی بات ہے۔ حضور ابھی ربوہ میں ہی تھے۔ طوبیٰ کی سالگرہ آئی۔ مجھے اس سے بہت تعلق ہے۔ اس وقت اگرچہ کوئی تقریب وغیرہ تو منعقد نہ ہوئی تھی لیکن میں نے اپنی طرف سے طوبیٰ کو سالگرہ کا تحفہ بھجوایا۔ حضور نے اسے دیکھ کر مجھے پیغام بھجوایا کہ یہ چونکہ آپکی طرف سے ہے اسلئے رکھ لیا ہے لیکن سالگرہ پر تحفہ نہیں بھجوانا۔

اپنی سالگرہ حضور کو خود تو یاد نہیں رہتی تھی۔ لیکن لوگ یاد کرواہی دیا کرتے تھے۔ ایک دو مرتبہ خطوط میں اسکا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

''آج 20 دسمبر ہے اور میں دو دن پہلے پیدا ہوا تھا یعنی 58 سال قبل دو دن پہلے۔ ایک ملنے والے نے بتایا کہ آج تمہاری سالگرہ ہے تو یاد آیا ورنہ مجھے تو کبھی گرہ لگنے کا احساس نہیں ہوا۔ مسلسل بہتا ہوا وقت ہے اور بس۔'' (مکتوب 20.12.1986)

ایک اور مرتبہ تحریر فرمایا:۔

''ابھی ابھی آپکا فون آیا۔ یہی مجھے ڈر تھا کہ آج سنا ہے 18 تاریخ ہے۔ آپ نے ضرور برتھ ڈے کا نام لئے بغیر فون کردینا ہے۔ جبکہ میں نے یہ سوچ رکھا تھا کہ فون سے پہلے آج کی تاریخ کا آپکے نام خط لکھ کر دفتر سے اٹھوں گا۔ ان باتوں میں آپ کو ہرانا مشکل ہے۔''
(مکتوب 18.12.94)

## مکئی کے تحفے

اجناس میں حضور کو مکئی بہت پسند تھی۔ اسلئے میں اکثر کوشش کرکے حضور کیلئے مکئی کے دانے بھجوایا کرتی تھی۔ پاکستان، امریکہ، انگلستان ہر جگہ دیکھتی رہتی کہ کہاں سے حضور کی پسند کی مکئی حاصل ہو۔ چنانچہ حضور کے اکثر خطوط میں مکئی کا دلچسپ ذکر ان دانوں کے حوالے سے ملتا ہے۔

1989 کے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:۔

''دوسرے تحفے یعنی مکئی کے بے کھلے دانوں کا تو جواب نہیں۔ خوب یاد رکھا آپ نے جب کہ ہر دوسرا جانے والا بھول جایا کرتا تھا۔ یا بھیجتا تھا تو کام ودھن کی آزمائش بھیجتا تھا۔ آزمائش تو یہ بھی ہے لیکن اور طرح کی۔ ہاتھ روکے نہیں رکتے۔ کرسی کے پاس ہی تھیلی رکھ لی ہے۔ کرکر کی آواز ساتھ کے دفتر تک جاتی ہوگی۔ مدتوں بعد پاکستانی مکئی کے کرمر دانے کھائے۔ بہت اچھے ہیں مگر تحقیق جاری رکھیں اگر مٹھاس کچھ زیادہ ہو جو دیسی مکئی میں ہوتی ہے تو سونے پر سہاگہ ہو جائے۔ بھنی بھنی خوشبو تو مجھے بہت ہی پسند ہے۔ قادیان کے زمانہ کا بچپن یاد آ جاتا ہے۔ بھٹیارن کی کڑاہی سے اٹھتی ہوئی مہک دور دور تک سرمگیں شاموں کو اور بھی اٹھلا دیا کرتی تھی۔'' مکئی کے دانوں کا بھلا کیا لطف ہوگا۔ اصل بات تو یہ تھی کہ حضور کو اس بہانے پاکستان اور قادیان کی یاد دل میں تازہ کرنے کا موقعہ مل جاتا تھا جو اصل لطف دیتا تھا۔ درد میں ڈوبا ہوا لطف!

اپنے ایک اور مکتوب میں تحریر فرمایا:۔

''آپ زکام زدہ ضرور ہونگی لیکن آپ کا خط زکام زدہ دکھائی نہیں دیتا۔ خوابوں کے بیان میں بھی چٹکلہ بازی سے اجتناب نہیں۔

نئی مکئی پہنچی جس پر پرانی مکئی بہت یاد آئی کم سے کم اسکے دانوں میں جان تو تھی کیکر کی گوند کے دانوں پر مکئی کے خول چڑھے ہوئے تھے۔

چباتے ہوئے دانت دانت سے چپٹتے تھے۔ اس کے باوجود دل آپکا ممنون رہا کہ اپنی طرف سے آپنے خیال تو رکھا اور زور تو مارا۔ کیا پرانے زمانوں جیسی میٹھی اور کرمر کرتی ہوئی مکئی اب پاکستان کی زمینیں نہیں اگاتیں؟'' (مکتوب 19.3.1989)

اگلی مرتبہ میں نے دانوں پر گڑ کا میٹھا چڑھا کر بھجوایا۔ خط میں انہیں دانوں کا ذکر ہے اور دانوں کے حوالے سے انسانی فطرت پر بہت دلچسپ تبصرہ ہے۔

''آپ نے مکئی کے دانوں کو میٹھے میں لپیٹ کر بھیجا مگر جو اندر کی مٹھاس ہوتی ہے وہ کچھ اور ہی بات ہے۔ مکئی کے دانوں کا کیا ذکر خود انسانوں کا بھی تو یہی حال ہوتا ہے۔ اندر کی مٹھاس تو قسمت سے ہی میسر آتی ہے۔ ظاہر سے ہی گزارا کرنا پڑتا ہے۔

ویسے دانے اتنے برے نہیں تھے۔ آپ خواہ مخواہ برا سا منہ بنا کر بیٹھ گئیں۔ گو میٹھا تو سطح پر ہی رہا مگر آپکا اخلاص اندر تک سرایت کر گیا تھا۔

میں تو خلوص کا مزا لینے کیلئے کھاتا ہوں اور اس کا عادی بھی ہو چکا ہوں۔ جزاکم اللہ۔

خدا کرے فائزہ وغیرہ دونوں ہاتھوں سے برکتیں لوٹ کر قادیان کی زیارت سے واپس لوٹیں اور ظاہر و باطن دونوں سنوار آئیں۔ سب کو محبت بھرا اسلام۔ نواب شاہ کو نہ بھولیں۔'' (مکتوب 25.12.90)

## امرود کی پسندیدگی

حضور کو امرود بہت پسند تھے۔ ایک مرتبہ مجھے لکھا کہ جیسے اجناس میں سے میری کمزوری مکئی ہے پھلوں میں سے میری کمزوری امرود ہیں۔ چنانچہ میں کوشش کرکے حضور کو اکثر امرود بھی بھجواتی رہتی تھی۔ حضور کے اپنے ہی باغ کے امرود بھجوائے تو تحریر فرمایا۔

''آپ نے ہمارے ربوہ اور احمد نگر کے جو امرود بھیجے ہیں تو واقعی کمال کردیا ہے۔ مدتوں کے بعد وہ امرود ملے جو ہمیں یاد تو تھے لیکن ملتے نہیں تھے کیونکہ لوگ وہ امرود بھیجتے ہیں جو یاد رکھنے کے قابل نہیں ہوتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بازار میں جو امرود ملتے ہیں وہ غالباً ہمارے باغوں کے ہی ہوتے ہیں۔ امرودوں میں سے چھوٹے سرخی مائل سینڈوری رنگ کے امرود وہ قسم ہے جو مجھے سب سے زیادہ پسند ہے اور میرے باغ میں بھی اسکے کئی درخت تھے اور میں ان سے پھل کہہ کر اتروایا بلکہ خود اتارا کرتا تھا۔ سفید رنگ والے بڑے بڑے امرودوں میں وہ بات نہیں جو سینڈوری رنگ کے ان امرودوں میں ہوتی ہے۔ یہ اندر سے سرخ نہ بھی ہوں تو پھر بھی بڑے لذیذ ہوتے ہیں اور ایک خاص خوشبو و مٹھاس کا پتہ دیتے ہیں آئندہ بھی کبھی بھیجیں تو یہ قسم یاد رکھیں لیکن اپنے باغ کے پھل کی تو بات ہی اور ہے۔

باقی آپکا ذکر تو ہماری مجلس میں چلتا ہی رہتا ہے۔ فائزہ، شوکی، مونا، طوبیٰ سب بچیاں آپکو بہت یاد کرتی ہیں اور آپ سے مانوس ہیں خدا کرے میرا یہ خط عید سے پہلے مل جائے۔ نہ بھی ملے تو سمجھ لیں کہ عید کی خوشیوں میں آپ بھی ہمارے ساتھ شامل تھیں۔ سب کی طرف سے عید مبارک۔ خدا حافظ و ناصر ہو۔
(مکتوب 28.2.95)

بھائی حمید کی بیماری پر انگلستان گئی تو ربوہ کے ایک گھر کے پودے کے بہت لذیذ امرود بھی حضور کے لئے لے گئی۔ مجھے یہ بھی شوق رہتا تھا کہ حضور کو ربوہ کے گھروں کے پھل پہنچاؤں کیونکہ انکے کھانے سے دوہری خوشی ملتی تھی۔ چنانچہ آپ نے تحریر فرمایا:۔

''آپ جو امرود لائی ہیں۔ ماشاءاللہ بہت اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ بچوں نے بہت پسند کئے ہیں۔ باقی میری طرف سے عزیزم ڈاکٹر حمید صاحب کو بہت بہت محبت بھرا اسلام اور عیادت کا پیغام۔ میں انکی صحت وسلامتی کیلئے مسلسل دعا کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور شفاء دے۔'' (مکتوب 18.2.2000)

حضور چھوٹی سی بات کی قدر دانی بہت فرمایا کرتے تھے۔ ان امرودوں کے شکریہ کیلئے خاص طور پر عزیزہ فائزہ سے فون بھی کروایا۔ میرے گھر کے صحن میں امرود کے پودے پر چند امرود لگے۔ جو کہ کافی خوش ذائقہ تھے۔ میں نے وہ دو چار امرود ہی حضور کی خدمت میں بھجوائے۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے خط آیا:

''آپ کا خط محررہ 17.1.01 ملا۔ حضور انور نے بعد دعا فرمایا ہے کہ آپ نے اپنے گھر کے جو چھوٹے چھوٹے امرود بھجوائے تھے وہ بہت عمدہ اور لذیذ تھے۔
(لندن 27.1.01)

یہ آخری امرود تھے جو میں حضور کی خدمت میں پیش کرسکی۔

## عطر سے رغبت

حضور کو عطر سے خاص رغبت تھی۔ دیسی عطروں میں حضور کو شامۃ العنبر پسند تھا۔ قادیان جب حضور تشریف لائے تو وہاں آپ نے اپنا بنایا ہوا عطر گھر والوں کو دکھایا۔ اُسکا نام حضور نے ''شام شیراز'' رکھا تھا۔ میں نے اُسکے بارہ میں لکھا اور ایک دوسرا عطر بنانے کی درخواست بھی کی۔ چنانچہ تحریر فرمایا:۔

''عطر واقعی مردانہ خُو بُو رکھتا تھا کیونکہ یہ اباجان کے بنائے ہوئے بعض خاص عطروں کی یاد میں اُنکی یاد کو تازہ اور زندہ کرنے کی نیت سے بنایا تھا۔ انشاء اللہ حسب ارشاد ایک ''نکہت صبح'' بھی بنانے کی کوشش کرونگا وقت اور دماغ اور حسب ضرورت مواد میسر آنے کی بات ہے۔'' (لندن 3.2.1992)

مصروفیت نے حضور کو اسکا موقع نہ دیا تو کچھ عرصہ بعد میں نے حضور کو اُنکا وعدہ یاد دلایا۔ آپ نے تحریر فرمایا:۔

''آپ کا بہت دلچسپ خط بھی انہی دنوں ملا ہے۔ جس میں آپ نے کئی پُرانی باتیں یاد دلائی ہیں۔ ان میں سے ایک عطر بنانے کا حوالہ بھی ہے۔ آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔ اور مجھے یاد بھی آگیا ہے۔ لیکن اسکے ساتھ آپ نے وقت بڑھانے کی کوئی ترکیب نہیں بتائی۔ آپ نے عطر بنانے کی ترکیب جو لکھ دی ہے تو ساتھ ہی وقت بڑھانے کا کوئی فارمولہ بھی لکھ دیتیں تو اچھا ہوتا۔

بہرحال آج میں نے عطروں کی طرف ایک اُچٹتی سی نظر ڈالی تھی۔ شاید کبھی توفیق مل ہی جائے۔''
(مکتوب از لندن 6.12.1994)

حضور کو یہ فرصت نہ مل سکی۔ چنانچہ ایک مرتبہ بعد میں جب میں لندن گئی تو حضور نے اپنا وعدہ پورا کرنے کی غرض سے چار سینٹ کی شیشیوں میں دیسی عطروں سے بنائے ہوئے پرفیوم مجھے دیئے کہ وہ عطر تو نہیں بنا سکا آپ کے لئے یہ لایا ہوں۔ خس شمامہ اور دو اور تھے۔ شاید حنا اور موتیا۔ دھونی کی خوشبو بھی آپ کو بہت پسند تھی۔ ربوہ میں بھی مجھ سے اس کا فارمولا پوچھا اور لندن جانے پر وہاں بھی منگوائی۔

## امانت کی واپسی

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

''ایک شخص کا کوئی بہت پیارا مرگیا۔ وہ بہت مضطرب تھا۔ ایک دوست نے اسے آکر ایک کہانی سنائی کہ ایک شخص نے کسی کے پاس جواہرات امانت رکھے تھوڑے دن بعد جب وہ واپس لینے کو آیا تو اس نے رونا چیخنا چلانا شروع کردیا۔ اس پر وہ شخص بولا جس کا بہت پیارا مرگیا تھا۔ کہ پھر تو وہ بڑا ہی بیوقوف تھا جو امانت کو واپس دیتے ہوئے روتا ہے۔ جب اس کے منہ سے یہ بات نکلی تو اس کے دوست نے کہا آپ اپنی طرف نگاہ کریں۔ لڑکے بھی آپ کے خدا کی امانت تھے۔ اگر خدا نے واپس لے لئے تو پھر جزع فزع کا کیا مقام ہے۔ اگر خدا باوجود اس کا مالک اس کا بادشاہ اور اس کا خالق و رب ہونے کے کوئی چیز لے لیتا ہے تو غم کی بات نہیں کیونکہ ہم نے بھی اس کے حضور جانا ہے۔''
(حقائق الفرقان جلد اول ص 270-271)

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

# شذرات

## اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

## نام نہاد دانشور

جناب محمد جمیل صاحب لکھتے ہیں:

"آج جداگانہ طریقہ انتخاب کے حامی غالباً حجت کے طور پر یہ دلیل بھی پیش کرتے ہیں کہ اس سے اقلیتی ارکان کے منتخب ہونے کے امکانات ختم ہو جائیں گے۔ سوال یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ جب اقلیتیں یہ مطالبہ کرتی ہیں کہ ان کے لئے یہ بات زیادہ اہم نہیں کہ ان کے نمائندے اسمبلیوں میں پہنچ جائیں بلکہ وہ خود کو پاکستان کے شہری ہونے کے ناطے مساوی حقوق کے طلبگار ہیں، وہ بحیثیت ایک الگ قوم کے شناخت نہیں چاہتے، وہ قومی دھارے میں شامل ہو کر وطن عزیز کا نام سر بلند کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو کیا تکلیف ہے؟ غیر منقسم ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ مطمح نظر ہرگز نہ تھا کہ ایک علیحدہ مملکت کے حصول کے بعد وہ اقلیتوں کے ساتھ وہی سلوک کریں گے جو ان کے ساتھ کیا جا رہا تھا۔ پاکستان کے آئین کے بارے میں قائداعظم نے دوٹوک الفاظ میں کہا تھا کہ یہ عوام کے نمائندے بنائیں گے، لہٰذا چند تنگ نظر اور عدم رواداری کا مظاہرہ کرنیوالوں کو یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ وہ کبھی ان کے فرمودات اور کبھی قرآن حکیم فرقان مجید کی آیات کی اپنی من پسند تفسیر پیش کر کے دوسروں کو اپنی بات ماننے پر مجبور کریں۔ 70ء کے انتخابات اور 73ء کے انتخابات میں مخلوط طریقہ انتخاب رائج تھا تو پاکستان میں کونسی اقلیتوں یا کفار نے بالادستی حاصل کر لی تھی۔ پیپلز پارٹی، مسلم لیگ، عوامی لیگ میں ماسوائے اکا دکا اقلیتی ممبر کے تقریباً سبھی مسلمان ہی اسمبلیوں میں منتخب ہو کر آئے تھے۔ درحقیقت چند نام نہاد دانشور اور لیڈر بزدلی کا شکار ہیں، انہیں ہمیشہ اسلام خطرے میں نظر آتا ہے اور اتنی بڑی کثرت ہونے کے باوجود دو فیصد غیر مسلموں سے خوفزدہ ہیں۔ فسطائیت خواہ وہ لبرل ازم، سرمایہ دارانہ نظام، کیمونزم، قوم پرستی یا اسلام کے نام پر مسلط کرنے کی کوشش کی جائے، اس کے نتائج بھیانک نکلتے ہیں۔ فاشسٹ اور انتہا پسند ہمیشہ اپنے موقف کی درستگی پر یقین رکھتے ہیں، کسی کی رائے کو پرکاہ کی حیثیت نہیں دیتے اور اپنا نظریہ دوسروں پر ٹھونسنے کے لئے فاشسٹ ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں مگر تاریخ شاہد ہے کہ بالآخر شکست ان کا مقدر ٹھہری.........

پاکستان کے مسلمان دین اسلام کو حرز جاں تصور کرتے ہیں، مگر ان کا تصور اسلام مذہبی رہنماؤں کے تصور سے مختلف ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ ملک کے موجودہ سماجی ڈھانچے میں ایسی بنیادی تبدیلیاں لائی جائیں جن سے انہیں جمہوری حقوق میسر ہوں، بھوک، ننگ اور افلاس کا خاتمہ ہو، مذہبی، لسانی، نسلی تفرقہ بازی ختم ہو، صوبوں کو خودمختاری اور انہیں ترقی کے لئے مساوی مواقع فراہم ہوں تاکہ ان کا احساس محرومی دور ہو، خواتین کے حقوق کا تحفظ ہو، معاشی اور معاشرتی ناہمواری کا خاتمہ ہو، جس کے نتیجہ میں استحصال سے پاک معاشرہ وجود میں آئے، جو قومی یکجہتی کا ضامن بنے گا"۔

(روزنامہ ڈان 21 جنوری 2002ء)

## دنیا کے دیانت دار ملک

جناب منو بھائی صاحب اپنے کالم میں ایک رپورٹ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"عالمی سطح پر بددیانتی کی دہشت گردیاں ناپنے والے جرمن ادارے.........ٹرانس پیرنسی انٹرنیشنل کی چھٹی سالانہ رپورٹ 2001ء کے مطابق دنیا کے بددیانت ترین ملکوں کی فہرست کی ٹاپ پوزیشن میں بنگلہ دیش نے پاکستان کی جگہ حاصل کر لی ہے جب پاکستان دنیا کے 91 ملکوں کی فہرست میں 79ویں پوزیشن پر ایکویڈور کے ساتھ "ٹائی" ہو کر روس کے ساتھ جا کھڑا ہوا ہے۔

ٹرانس پیرنسی انٹرنیشنل (ٹی آئی) کی اس تازہ ترین رپورٹ کے مطابق دنیا کے ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں میں کرپشن کم ہونے کی بجائے بڑھ رہی ہے۔ روزگار کے جائز وسائل اور ذرائع کے مسلسل اور متواتر کم ہونے کی وجہ سے ناجائز اور غیر روائتی وسائل اور ذرائع بڑھ رہے ہیں اور پوری دنیا ناجائز دولت، بلیک منی یعنی کالی دولت کے قبضے میں جا رہی ہے۔

"ٹی آئی" کے انڈکس کے مطابق بنگلہ دیش اس وقت دنیا کا سب سے زیادہ بددیانت ملک ہے اس کے بعد نائیجیریا، انڈونیشیا، یوگنڈا، آذربائیجان، بولیویا، کیمرون، کینیا، یوکرین اور تنزانیہ کا نمبر آتا ہے جو دنیا کے دس ٹاپ کرپٹ ممالک قرار پائے ہیں اور پاکستان کا ان دس ملکوں میں کوئی مقام ہی نہیں ہے۔ دنیا کے دس دیانت دار ترین ملکوں کی درجہ بندی یوں کی گئی ہے۔ پہلے نمبر پر فن لینڈ دوسرے پر ڈنمارک، تیسرے پر نیوزی لینڈ، چوتھا آئس لینڈ، پانچواں سنگاپور، چھٹا سویڈن، ساتواں کینیڈا، آٹھواں، نیدر لینڈ، نواں لکسمبرگ اور دسواں ناروے ہے۔

دنیا کی واحد سپر پاور ریاست ہائے متحدہ امریکہ ان 91 ملکوں میں بددیانتی کے 16ویں درجے پر اسرائیل کے ساتھ کندھے ملا کر کھڑی ہے، اس کا درجہ چلی اور آئرلینڈ سے اوپر ہے۔ اس رپورٹ میں انگولا اور مراکش جیسے تقریباً ایک سو ممالک کا سروے شامل نہیں ہے جو کہ غیر ملکی سرمایہ کاری حاصل کر رہے ہیں۔ ٹرانس پیرنسی انٹرنیشنل کے چیئرمین پیٹر آئین اور وائس چیئرمین فریک ووگی دعویٰ کرتے ہیں کہ عالمی مالیاتی ادارے ان کی رپورٹ کی بہت اہمیت دیتے ہیں اور بددیانتی سے معمور ممالک میں سرمایہ کاری سے گریز کرتے ہیں مگر ان کے اس دعوے کی پہلی نمایاں تردید عوامی جمہوریہ چین کرتا ہے جو کہ 91 بددیانت ملکوں کی فہرست میں 57ویں پوزیشن رکھنے کے باوجود دنیا میں سب سے زیادہ بیرونی سرمایہ کاری حاصل کرنے والا ملک ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 23 جنوری 2002ء)

## بہت بڑا قدم

جناب بیگ راج صاحب مخلوط انتخابات کے فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں -

"پاکستان میں تو مہاجر آج تک پاکستانی نہیں بن سکے، وہ پچپن برس بعد بھی مہاجر ہیں۔ "متحدہ" بننے کی کوشش کریں تو انہیں "غدار" قرار دیدیا جاتا ہے، عیسائی تو پھر عیسائی ہیں۔ احمدی غیر مسلم قرار پا گئے، لیکن انہیں اقلیت کے حقوق بھی حاصل نہیں۔ مذہبی جاہلیت کی اس سے بڑی انتہا کیا ہو گی کہ خاتون اول کے والد کے نام کے ساتھ مرزا (مغل) آتا ہے، یہاں سینہ گزٹ کے ذریعے انہیں مرزائی قرار دیدیا جاتا ہے۔ اب ان لوگوں کو کون سمجھائے کہ شہنشاہ ہمایوں اور اورنگزیب بھی مرزا ہی تھے۔ مرزا غلام احمد کے قادیانی ہو جانے سے تمام مغل مرزائی کیسے ہو جائیں گے؟ لیکن یہ دلیل اور عقل کی باتیں مدرسوں اور مسجدوں کی دہلیز سے بہت پیچھے رہ جاتی ہیں۔

جو مذہبی گروہ اور علماء قائداعظم کو کافر اعظم کہتے تھے آج انہوں نے پینترا بدل لیا ہے، اب وہ قائداعظم کو ایک کٹر مولوی ثابت کرنے پر تل گئے ہیں۔ قائداعظم زندہ تھے تو یہ لوگ ان کی جان کے دشمن تھے، اب وہ اس دنیا میں نہیں ہیں تو ان کی روح پر ظلم کیا جا رہا ہے۔

جنرل پرویز مشرف ہماری توقعات سے بھی زیادہ بہادر ہیں، انہوں نے آگ میں چھلانگ لگا دی ہے، ملک کو مذہبی جنونیوں کے چنگل سے آزاد کرانا چاہتے ہیں۔ معاشرے کو یرغمال بنانے والوں کے ہاتھ توڑنا چاہتے ہیں، جنرل صاحب کو جہادیوں کی قوت کا شاید اندازہ نہیں ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں ایسے ضعیف العقیدہ نوجوان ان کے پیروکار ہیں جو کسی بھی "دشمن اسلام" کو قتل کر کے جنت کے حقدار بننے کے خواب دیکھتے ہیں۔ یہ سب "مجاہدین" یہیں ہمارے اردگرد موجود ہیں۔ حکومتی اداروں میں ان کے سرپرست آج بھی موقع کی تلاش میں ہیں، ایک اشارے پر یہ لوگ دہشت اور وحشت کی فضا طاری کر سکتے ہیں، کئی ملٹی سٹوری بلڈنگ جل سکتی ہیں. ایئرپورٹوں پر فائرنگ ہو سکتی ہے۔ اعتقادات کا مقابلہ کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے، برسوں کی ہوئی برین واشنگ ایک تقریر سے ختم نہیں ہو سکتی۔ جنرل صاحب ایک مخلص مصلح ہیں، وہ مریض کے مرض کی اصلاح کریں، مریض کی دشمنی نہ پالیں۔ ملک کسی خانہ جنگی کا متحمل نہیں ہو سکتا، موڈریٹ مذہبی رہنماؤں اور جماعتوں کو فعال کردار ادا کرنے کے لئے حکومتی سرپرستی کی ضرورت ہے۔

حکومت نے آنیوالے انتخابات کے لئے مخلوط نظام کے احیاء کا اعلان کیا ہے، یہ ایک بہت بڑا اقدام ہے۔ مذہبی جماعتوں نے اس اعلان کو "اسلام کے خلاف" "ایک قدم قرار دیا ہے، یہ ہونا ہی تھا لیکن اس مخالفت کو صرف مخالفت کی حد تک رکھنا ہو گا۔ اگر یہ مخالفت مزاحمت میں تبدیل ہوئی تو انتخابات کے عمل میں بے شمار رکاوٹیں پیدا ہو جائیں گی۔ بہرحال حکومت کے اس تازہ اقدام سے اقلیتیں پھر سے پاکستانی ہو گئی ہیں، انہیں اپنی عزت نفس کا احساس ہوا ہے"۔ (روزنامہ "ڈان" لاہور 18 جنوری 2002ء)

## ترجیحات

عطاء الحق قاسمی لکھتے ہیں:-

یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جب ملک میں سراسر خلاف اسلام کام یعنی برہنہ رقص، شراب نوشی، جؤا اور عصمت فروشی وغیرہ کو قانونی تحفظ حاصل تھا، معاشرہ میں مالی کرپشن نہ ہونے کے برابر تھی۔ گورنر جنرل غلام محمد، صدر سکندر مرزا اور جنرل یحیٰی خاں ایسے بدنام زمانہ حکمرانوں کے باوجود اس کرپشن سے پاک تھے۔ تحریک نظام مصطفیٰ سے مذہبی قوتوں نے زور پکڑنا شروع کیا اور اس کے نتیجے میں خدا کے فضل سے وہ سب ننگ اسلام کام ختم ہو گئے جو مسلمانوں کے ملک میں نہیں ہونے چاہئیں تھے۔ یعنی شراب کی دکانیں، برہنہ رقص کے کلب، بازار حسن اور ریس کلب وغیرہ بند کر دیئے گئے۔ کتنا اچھا ہوتا اگر ہماری مذہبی قوتیں اپنی قوت کا مظاہرہ ملک سے بے روزگاری کے خاتمے، یتیموں اور بیواؤں کے وظیفے کا اجرا، تھانوں کچہریوں میں عدل کا قیام، آئین اور پارلیمنٹ کی حرمت اور تحفظ، آئی ایم ایف اور امریکہ کی غلامی سے چھٹکارا، جاگیرداری نظام کا خاتمہ اور اس طرح کے دوسرے بے شمار کاموں کے حوالے سے بھی کرتیں جن سے عوام میں ان کی ساکھ اچھی ہو جاتی جس کے نتیجے میں عوام انہیں ووٹ بھی دیتے اور وہ ملک میں

ایسا انظام قائم کرتے کہ ہم پوری دنیا کو فخر سے بتا سکتے کہ اسلام صرف اخلاقیات کا نام نہیں، بلکہ یہ آج کے انسان کے دکھوں کا مداوا بھی ہے۔ کاش ہمارے مذہبی حلقے کبھی اپنی ترجیحات پر نظر ثانی کرسکیں!

ممکن ہے قیامت کے دن خدا ان سے پوچھ لے کہ تم نے حقوق اللہ کے لئے تو تحریکیں چلائیں، مگر میرے بندوں کے مصائب کم کرنے کے لئے تم نے کیا کیا؟ (نوائے وقت 7 نومبر 2000ء)

# اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر رامیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## نکاح

✪ مکرم رانا عبدالرب خان صاحب صدر محلہ دارالصدر شرقی (ب) کے بیٹے مکرم عبدالقدیر خان صاحب مقیم کینیڈا کے نکاح کا اعلان صائمہ مبارک صاحبہ بنت مکرم رانا مبارک احمد خاں صاحب دارالنصر شرقی کے ہمراہ مورخہ 21 ستمبر 2003ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں بعوض پانچ ہزار کینیڈین ڈالرحق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھا۔ عبدالقدیر خاں حضرت چوہدری عبدالمنان خان صاحب کاٹھگوی رفیق حضرت مسیح موعود کا پوتا اور صائمہ مبارک مکرم چوہدری عبدالرحیم خان صاحب سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی پوتی ہیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

## ولادت

✪ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مکرم رانا طاہر مجید خان صاحب آف جرمنی اور فرح خدیجہ صاحبہ کو مورخہ 30۔ اگست 2003ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام امان طاہر خان تجویز ہوا ہے نومولود مکرم رانا عبدالمجید خان صاحب زعیم انصاراللہ حلقہ باب الابواب ربوہ کا پہلا پوتا اور مکرم میجر (ر) رانا عبدالوحید خان صاحب آف چک نمبر 88 ج۔ب ضلع فیصل آباد حال جرمنی کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

## تقریب شادی

✪ مکرم رانا مقصود احمد صاحب افن باغ جرمنی ابن مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن ومحاسب جماعت احمدیہ لاہور کی شادی مورخہ 30۔ اگست 2003ء بمقام فرینکفرٹ جرمنی ہمراہ مکرمہ قانتہ طیبہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اوکاڑہ دختر مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ہوئی۔ اور مورخہ 31۔ اگست 2003ء کو ولیمہ ہوا۔ مکرم محمد داؤد صاحب جرمنی نے دعا کروائی قبل ازیں ان کا نکاح مورخہ 19۔ اکتوبر 2001ء کو ہوا تھا۔ احباب جماعت سے یہ شادی ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

## ولادت

✪ مکرم آصف محمود صاحب کارکن الفضل کی ہمشیرہ محترمہ آصفہ شہزادی صاحبہ اور مکرم عابد احمد صاحب آف مردان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 29 ستمبر 2003ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام فراز احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم محمد اکرم صاحب آف مردان کا پوتا اور مکرم عطاء الحق صاحب دارالیمن شرقی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

## ہیپاٹائٹس بی کی ویکسین

✪ مورخہ 15۔ اکتوبر 2003ء بروز بدھ فضل عمر ہسپتال میں ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کیلئے ویکسین لگائی جا رہی ہے۔ جن احباب نے پچھلے سال اکتوبر 2002ء کو ویکسین لگوائی تھی اس کی بوسٹر ڈوز (Boster Dose) بھی اب لگائی جائے گی۔ اگر بوسٹر ڈوز نہ لگوائی گئی تو پچھلے تمام ٹیکوں کا اثر زائل ہو جائے گا۔ احباب استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

## درخواست دعا

✪ مکرم محمد اشرف صاحب صدر حلقہ کلیار ٹاؤن سرگودھا کا اپریل میں ایک ایکسیڈنٹ ہوگیا تھا۔ ہڈی کریک ہو گئی تھی اس کا آپریشن ہوا سہارے سے چلتے ہیں۔

✪ چوہدری عبدالعزیز صاحب DSP شاہدرہ ٹاؤن لاہور ایک ماہ سے شوگر کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بیماری بڑھ گئی ہے۔

✪ مکرم ملک عنایت اللہ صاحب سابق صدر گارڈن ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں۔

✪ مکرم مرزا عابد بیگ صاحب حلقہ جوہر ٹاؤن لاہور کی بیٹی مہوش گزشتہ ایک ماہ سے یرقان کی وجہ سے بیمار ہے۔

✪ مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ایک طویل عرصہ سے بیمار ہیں

سب مریضوں کی جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

# عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

**واشنگٹن کو زبردست دھچکا** سیکورٹی کونسل میں امریکہ کو ایک نیا زبردست دھچکا لگا ہے۔ کوفی عنان کی تنقید کے بعد عراق کے حوالے سے سلامتی کونسل میں امریکی قرارداد پر کارروائی روک دی گئی۔ سیکورٹی کونسل کے ارکان میں اس بارہ میں شدید اختلافات پائے جاتے ہیں۔ واشنگٹن کیلئے مطلوبہ ووٹ حاصل کرنا ناممکن ہوگیا ہے۔ امریکی حکام نے کہا ہے کہ مختلف آپشنز پر غور کر رہے ہیں۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلامتی کونسل میں امریکی قرارداد مردہ ہو چکی ہے۔ امریکہ نے عراق میں لڑتے ہوئے جانی و مالی نقصان کے باعث سیکورٹی کونسل کا رخ کیا تھا۔

**انڈونیشیا میں بس کا خوفناک حادثہ** جاوا (انڈونیشیا) میں بس کے خوفناک حادثہ میں 54۔ افراد زندہ جل گئے۔ اکثریت سکول کی طالبات کی تھی۔ جو بالی کے تفریحی دورے کے بعد واپس آ رہی تھی۔ طالبات کی بس آگے جانے والے ٹرک سے ٹکرائی۔ پیچھے سے آنے والا ٹرک بھی پوری طاقت کے ساتھ اس سے ٹکرا گیا جس کے بعد تینوں گاڑیوں میں آگ لگ گئی۔

**بغداد میں تھانے پر خودکش حملہ** عراقی دارالحکومت بغداد میں ایک پولیس سٹیشن پر خودکش حملے کے نتیجے میں تین پولیس افسران سمیت دس افراد ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔ حملہ آور بارود سے بھری گاڑی میں سوار تھا۔ گارڈز نے روکنے کیلئے گولی چلا دی تو دھماکہ ہوگیا۔ حملہ ایسے وقت میں کیا گیا جب پولیس اہلکار حاضری کے لئے پولیس سٹیشن کے صحن میں جمع تھے۔

**ہسپانوی سفارتکار قتل** بغداد میں ایک ہسپانوی سفارتکار کو اس وقت نامعلوم شخص نے گولی ماردی جب وہ اپنی رہائش گاہ سے نکلے ہی تھے۔

**اسرائیل جارحانہ پالیسی بند کرے** شمالی کوریا نے شام پر اسرائیلی حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ دہشت گردی کی ایک گھناؤنی قسم ہے اور ریاستی دہشت گردی ہے۔

**دہشت گردی کی کارروائی ناکام** سعودی سیکورٹی حکام نے دہشت گردوں کی خفیہ تنظیموں کا پتہ چلا کر دو کارروائیوں کے دوران چار دہشت گردوں کو گرفتار کرلیا ہے۔ دہشت گردوں کے ٹھکانے سے بھاری تعداد میں اسلحہ اور گولہ بارود پکڑا گیا۔ چھاپے کے دوران تین دہشت گرد فرار ہوگئے۔

**ترکی میں مظاہرے** عراق میں ترک فوج بھیجنے کے فیصلہ کے خلاف ترکی کے کئی شہروں میں کردوں نے مظاہرے کئے۔ مظاہرین نے کرد لیڈر عبداللہ اوجلان کے حق میں نعرے لگائے۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کیلئے لاٹھی چارج کیا۔ متعدد افراد زخمی ہوگئے اور درجنوں کو گرفتار کرلیا گیا۔

**ترک فوج قبول نہیں** عراقی نگران حکومت میں شامل عراقی رہنماؤں نے کہا ہے کہ وہ ترکی اور دیگر ہمسایہ ممالک کے فوجیوں کی عراق میں تعیناتی نہیں چاہتے۔ عراق میں امریکی منتظم اعلیٰ پال بریمر اور کونسل میں اختلافات پیدا ہوگئے ہیں۔ عراق میں امریکی فوج کے خلاف شدید مظاہرے ہوئے۔ امریکی فوجیوں پر جوتوں اور پتھروں کی بارش کی گئی۔

**امریکی ایوان نمائندگان کی طرف سے شام پر پابندی** امریکی ایوان نمائندگان نے شام پر پابندی کی منظوری دے دی ہے۔ صدر بش نے بھی اس کی حمایت کر دی ہے۔ قانون سازی کے تحت شام کو دہشت گردوں کی حمایت ختم نہ کرے اور غیر روایتی ہتھیاروں کی تیاری کا پروگرام ختم نہ کرنے کی صورت میں سزا دی جائے گی۔

**فلسطینی وزیراعظم مستعفی** فلسطینی وزیراعظم احمد قریع نے صدر یاسر عرفات سے اختلافات کی بنا پر استعفیٰ دے دیا ہے قبل ازیں یاسر عرفات نے وزیر داخلہ نعیم یوسف کو برطرف کر دیا تھا جس کے نتیجہ میں وزیر اعظم اور صدر یاسر عرفات میں اختلافات بڑھ گئے۔

**مصری حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش ناکام** مصری پولیس نے حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش ناکام بنا دی ہے اور بارہ مشتبہ افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ گرفتار شدگان سے حکومت مخالف لٹریچر برآمد کرلیا گیا۔

MACLS
ربوہ میں پہلی بار
میں
CISCO CERTIFICATION کی فری معلوماتی کلاس کا آغاز مورخہ 11 اکتوبر 2003ء ہورہا ہے۔ طلبہ وطالبات استفادہ کریں
Ph:212088
ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگویج سٹڈیز کالج روڈ ربوہ

WABENG
وقار برادرز انجینئرنگ ورکس
سپیشلسٹ: کاربائیڈ ڈائیز، کاربائیڈ پارٹس اینڈ ٹولز نیز ریوالونگ بیس سیکورٹی سسٹم
دکان نمبر 4 شاہین مارکیٹ، مدنی روڈ نیو ... فون: 0300-9428050

# ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

| | | | |
|---|---|---|---|
| **ربوہ میں طلوع وغروب** | | | |
| ہفتہ | 11۔اکتوبر | زوال آفتاب | 11-55 |
| ہفتہ | 11۔اکتوبر | غروب آفتاب | 5-44 |
| اتوار | 12۔اکتوبر | طلوع فجر | 4-46 |
| اتوار | 12۔اکتوبر | طلوع آفتاب | 6-07 |

## وردی یا صدارت چھوڑنے کا اختیار میرا ہے

صدر مملکت جنرل مشرف نے کہا ہے کہ وہ کوالالمپور میں ہونے والی اسلامی سربراہی کانفرنس میں عالم اسلام کو مسائل سے نکالنے کیلئے میانہ روی اور روشن خیالی کا نظریہ پیش کرینگے۔ وردی اتارنے یا صدر کا عہدہ چھوڑنے کے بارے میں اختیارات میرے پاس ہیں اور اس بارے میں فیصلہ بھی میں خود کروں گا۔ اس حوالے سے کسی قسم کا دباؤ قبول نہیں کیا جائے گا۔ انتہا پسندی اور فرقہ واریت سے پاکستان اور مسلم دنیا کو نقصان پہنچ رہا ہے اور مغربی دنیا میں بھی اس حوالے سے تشویش پائی جاتی ہے۔ جسے دور کرنا انتہائی ضروری ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے پاکستان میں مقیم عرب اور او آئی سی ممالک کے صحافیوں سے بات چیت کے دوران کیا۔

## بھارت کو پھر مذاکرات کی پیشکش وزیراعظم

میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ امریکی قیادت سے پاکستان اور قوم کے مفاد میں مثبت بات چیت ہوئی ہے۔ اور جہاں قومی مفادات ہوں وہاں کوئی لین دین نہیں ہوگا جبکہ صدر اور وزیراعظم دونوں اپنی اپنی حدود میں رہ کر کام کر رہے ہیں۔ اپنے امریکہ دورے کے آخری دن نیویارک میں ایک نجی ٹیلی ویژن کے ساتھ انٹرویو میں وزیراعظم جمالی نے کہا کہ پاکستان ملکی سالمیت پر کوئی سودے بازی نہیں کرسکتا۔ انہوں نے کہا بھارت کو پھر مذاکرات کی پیشکش کی ہے دیکھیں اب کیا جواب آتا ہے؟

## مذہبی اور حساس مقامات پر حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے جائیں

وزیراعلیٰ پنجاب کی صدارت میں امن وامان کے حوالے سے اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس میں وزیراعلیٰ نے ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا تمام اضلاع کے ڈسٹرکٹ پولیس افسر حفاظتی انتظامات کا خود جائزہ لیں۔ دفعہ 144 پر موثر انداز میں عمل کرایا جائے۔ ڈبل سواری پر پابندی نہیں ہے لیکن پولیس حکام ان کو ضرور چیک کریں۔ غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ علماء مذہبی ہم آہنگی اور رواداری کے فروغ کیلئے کوششیں کریں۔ اور امن کمیٹیوں کے کردار کو فعال بنائیں۔

## اے آر ڈی کا پابندیاں توڑنے کا اعلان

اپوزیشن نے پنجاب میں جلسے جلوسوں پر پابندی کو مسترد کر دیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ اے آر ڈی کے فیصلے کی روشنی میں پابندیوں کو توڑ دیا جائے گا۔ ایک طرف وزیراعلیٰ پابندی کا اعلان کر رہے ہیں دوسری طرف صوبہ بھر میں اپنے جلسوں کا شیڈیول جاری کر رہے ہیں۔ اپوزیشن سے عوام کے پاس جانے کا بھی حق چھینا جا رہا ہے۔ جلسے جلوس پر پابندی اور دفعہ 144 کا نفاذ حکومت کی نااہلی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ حکومت فی الفور مستعفی ہو جائے۔ حکومت نے پابندی لگا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ ملک میں آمریت کا تسلسل جاری ہے۔ جمہوری حکمران کہلانے والے مارشل لاء کے طرز پر فیصلے کر رہے ہیں۔

## مقامی حکومتیں بننے سے بدعنوانی بڑھ گئی

حکومت اور اپوزیشن کے ارکان قومی اسمبلی نے مقامی حکومتوں کے نظام پر سخت تنقید کرتے ہوئے وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مقامی حکومتوں کو صوبوں کے ماتحت کیا جائے، ارکان پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر کسی بھی ضلعی حکومت کے ترقیاتی منصوبے منظور نہ کئے جائیں۔ مقامی حکومتوں کے آنے سے بدعنوانی میں اضافہ ہوا ہے ناظمین نے اپنے اپنے اضلاع میں جائیدادیں بنالی ہیں۔ پولیس کی ملی بھگت سے مخالفین کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔ ایم این ایز کی کوئی حیثیت نہیں۔

## روئی کی قیمت 3100 روپے فی من تک پہنچ گئی

ملکی تاریخ میں پہلی بار روئی کی قیمت 3100 روپے فی من تک پہنچ گئی جس سے ٹیکسٹائل ملز مالکان میں زبردست بے چینی پھیل گئی ہے۔ ملوں نے لائحہ عمل طے کرنے کے لئے سوموار کو اجلاس طلب کرلیا ہے۔ مارکیٹ میں پھٹی کی قیمت میں بھی زبردست اضافہ ہوگیا ہے۔ مارکیٹ میں اس کی قیمت 1100 روپے تک پہنچ گئی ہے مارکیٹ میں کپاس اور روئی کی قیمتیں اس سطح تک کبھی نہیں پہنچیں سندھ میں بارشوں کے باعث کپاس کی پیداوار میں کمی ہوئی بنگلہ دیش اور چین کو کپاس کی برآمد کا شوشہ چھوڑ کر قیمتوں میں ریکارڈ اضافہ کیا گیا ہے۔

## پاکستان کو آئی ایم ایف کے چنگل سے نجات دلانا حکومت کا ہدف ہے

پوری دنیا میں اس وقت 600۔ارب ڈالر کی ٹیکسٹائل مصنوعات کی مارکیٹنگ کی گنجائش موجود ہے جس میں سے 70۔ارب ڈالر یورپ اور تقریباً 75۔ارب ڈالر کی گنجائش صرف امریکہ میں موجود ہے انہوں نے کہا موجودہ حکومت کا ٹارگٹ پاکستان کو آئی ایم ایف کے چنگل سے نجات دلانا ہے۔ جس میں وہ بہت کامیاب ہوجائیں گے۔

## پاکستان طالبان کا حمایتی نہیں وزیراعظم

جمالی اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کی ہونے والی ملاقات کے تناظر میں وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ وزیراعظم جمالی اور کوفی عنان کا موقف تمام عالمی اور علاقائی معاملات پر تقریباً ملتا جلتا ہے۔ نیویارک سے بی بی سی کے ساتھ گفتگو میں انہوں نے کہا کہ پاکستان کو عراق کے بارے میں اپنے خطے کے معاملات کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرنا ہے اور مسلم امہ کا موقف بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے انہوں نے کہا کہ مغربی دنیا میں یہ بات پھیلائی جارہی تھی کہ پاکستان افغانستان میں طالبان کو لانچ کر رہا ہے۔ تاہم جمالی نے کوفی عنان کو بتایا کہ ہم کرزئی حکومت کی حمایت کرتے ہیں تاہم پاکستان طالبان کا حمایتی نہیں ہے۔

## ریلوے ہیڈکوارٹر میں نصیب کلاک 203 سال سے درست وقت بتا رہا ہے

پاکستان ریلوے کے ہیڈکوارٹر میں جنرل مینیجر کے کمرہ میں ایک کونے میں نصب کلاک گزشتہ 203 برسوں سے چل رہا ہے اور بالکل درست وقت دے رہا ہے


**جنرل آؤٹ ڈور کا آغاز**

صبح 8 بجے تا 2 بجے دوپہر – پرچی فیس 25 روپے صرف
ڈاکٹر مبارک احمد شریف فون: 213944
مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ

**الاحمد الیکٹرک سٹور**

ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپیشلسٹ۔ ڈسٹری بیوشن بکس۔ والٹن روڈ۔ لاہور
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182
موبائل: 0320-4810882

**الرحمٰن پراپرٹی سنٹر**

اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر 214209
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمان

**SITUATION VACANT**

**ACCOUNTS ASSISTANT**

The incumbent must be well conversant with the book keeping of accounts payables & receivables, bank reconciliation general ledger and trial balance etc. Knowledge of computer is required. The company provides good working environment.

Please apply to:

**General Manager**
**Pakistan Chipboard Pvt.Ltd.**
P.O.Box-18,G.T.Road,
Jhelum -
Phone 0541-646580-1
Fax 0541-646582

معیار اور اعتماد کا نام

**جے وے سویٹس اینڈ بیکرز**

ریلوے روڈ ربوہ۔ فون شوروم: 214246

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

**ھوالناصر**

﴿معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز﴾

**الکریم جیولرز**

بازار فیصل۔ کریم آباد چورنگی۔ کراچی فون نمبر 6330334-6325511
پروپرائٹر: میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی


روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29